Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۲۲۔ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۲۶۔ اخاء ۱۳۶۸ہش، ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۴۳

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ ایک دن آنے کا ہے اور ایک دن جانے کا ہے۔ معلوم نہیں کب مرنا ہے۔ علم ایک طاقت انسان کے اندر ہے۔ اس کے اوپر وساوس اور شبہات پڑتے ہیں۔ عادتوں کے کیڑے برتن کی میل کی طرح انسان کے اندر چمٹے ہوئے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ (صادقوں کی صحبت اختیار کرو۔ ناقل) پس اگر آپ چند روز یہاں ٹھہر جاویں تو اس میں آپ کا کیا حرج ہے؟ اس طرح ہر ایک بات کا موقعہ آپ کو مل جائے گا۔ دنیا کے کام تو یونہی چلے چلتے ہیں ؎

کارِ دنیا کسے تمام نہ کرد ﴿ ہرچہ گیرید مختصر گیرید

بہت لوگ ہمارے پاس آئے اور جلد رخصت ہونے لگے۔ ہم نے ان کو منع کیا مگر وہ چلے گئے۔ آخر کار پیچھے سے انہوں نے خط روانہ کئے کہ ہم نے گھر پہنچ کر بنایا تو کچھ نہیں۔ اگر ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا اور انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ہمارا جلدی آنا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۶۱ - ۱۶۲)

دلوں کو فتح کرنیوالی تحریریں

" دلوں کو فتح کرنے والی (حضرت بانیٔ سلسلہ کی) وہ تحریریں ہیں جہاں پاک نصیحتیں بیان ہوئی ہیں جہاں فطرت اپنے طبعی حسن کیساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ و مایہ ناز خادم مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ اور خاکسار کے نہایت شفیق اور بزرگ استاد مکرم و محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب حال مقیم ایڈمنٹن کینیڈا دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ شافیٔ مطلق اس نافع الناس وجود کو صحت و سلامتی والی فعال اور لمبی عمر سے نوازے اور شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

(سلطان محمود انور۔ ناظر اصلاح وارشاد)

● محترمہ رضیہ درد صاحبہ کی بیٹی عزیزہ ثمینہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر فضل محمود صاحب بجنو مقیم ماریشس کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ اکتوبر ۸۹ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "انیلہ احمد" رکھا ہے۔ نومولودہ مکرم احمد ید اللہ بجنو آف ماریشس کی پوتی اور مکرم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف کی نواسی ہے۔ نیز وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین بننے کی سعادت کے ساتھ عمر دراز سے بھی متمتع فرمائے۔

جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالےٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ الفضل کے ۸۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء کے شمارے میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے) کے ارشادات میں پہلا فقرہ یوں پڑھیں
"یاد رکھنا چاہیئے کہ اوّل تو ابتلاء عموماً اس لئے آتے ہیں کہ انسان کا ایمان مضبوط ہو لیکن اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کو اس کا علم نہیں ہوتا۔"

قبولیت دعا کا راز

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ ایک زندہ حقیقت ہے کوئی دور کا قصہ نہیں ہے۔ جب وہ کہتا ہے۔ ـــــ کہ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں ضرور اس کا جواب دیتا ہوں ــــــ پس بندوں کو بھی تو چاہیئے کہ میری باتوں کا جواب دیں۔ یکطرفہ تعلق تو دو انسانوں کے درمیان بھی نہیں ہوا کرتا، دو برابر کے انسانوں میں بھی اس طرح تعلق نہیں قائم ہوا کرتا کہ آپ ایک شخص سے حسن سلوک کرتے چلے جا رہے ہیں، جب وہ بلائے آپ فوراً اس کی آواز پہ لبیک کہیں اپنے سارے کام چھوڑ کر پہنچ جائیں اور جب آپ کو ضرورت پڑے تو وہ دوسری طرف منہ کرلے۔ یہ راز ہے دعا کی قبولیت کا جسے قرآن کریم نے ہم پر کھولا، آپ خدا کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوں قلبی طور پر تیار ہوں دل میں ایک فیصلے کی بات ہے جو ایک معمولی سے لمحے کے اندر ہوتا ہے، لیکن وہ معمولی لمحہ ایک انسان کی زندگی میں اس کا سب سے قیمتی لمحہ بن جاتا ہے۔ اگر آپ یہ فیصلہ کرلیں کہ (دعا کرنے والے میرے حکم کو قبول کریں۔ فرمان الٰہی ناقل) کی شرط ضرور پوری کریں گے اور خدا تعالیٰ کی آواز کو دوسری ہر آواز پر فوقیت دینے کی کوشش کریں گے، افضلیت دینے کی کوشش کریں گے یہی فیصلہ ہے جس کے بعد آپکی دعاؤں کے رنگ بدل جائیں گے۔ (پکارنے والے کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ ارشاد خداوندی ناقل) کے نظارے آپ بارہا دیکھیں گے، یہ ممکن ہے کہ آپ اپنے فیصلے پر قائم نہ رہ سکیں، آپ نیت رکھتے ہوئے بھی بارہا اپنے اس عہد پر پورے نہ اتر سکیں بارہا ایسا ہوتا ہے کہ خدا ایک بات چاہتا ہے لیکن جسمانی بشری کمزوریاں اور بہت سے لواحق جو انسان کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں اور بعض گناہوں کے گھیرے آپ کو اس عہد کو پورا کرنے سے پوری طرح مانع رکھیں، جیسا کہ عہد پورا کرنے کا حق ہے ویسا آپ عہد پورا نہ کرسکیں، یہ ممکن ہے لیکن اس کے باوجود خدا اپنا عہد پورا کرتا چلا جائیگا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ اکتوبر ۱۹۸۷ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶، اخاء ۱۳۶۸ ہش ۲۶، اکتوبر ۱۹۸۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت کی جان

آجکل تو خیر بچے نہ سلیٹ پر سوال حل کرتے ہیں نہ تختی پر لکھتے ہیں (اگرچہ سُنا گیا ہے کہ تختی واپس لائی جا رہی ہے) لیکن پہلے سلیٹ بھی استعمال ہوتی تھی اور تختی بھی۔ ادھر سکول جانے کا وقت ہوا اور ادھر امّی نے بچے سے کہنا شروع کیا کہ تختی دھو لو۔ اور بچّے نے بار بار کہا اچھا امّی ابھی دھو لیتا ہوں۔ پھر آواز لگتی کہ مَیں نے دس دفعہ کہا ہے کہ تختی دھو لو اور آپ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ بچّہ پھر کہتا ہے اچھا امّی، ابھی دھو لیتا ہوں۔ یہ تلقین اور عدم تعمیل جاری رہتی ہے اور بچّہ تختی دھوئے بغیر سکول چلا جاتا ہے یا بعض اوقات دھو بھی لیتا ہے کہ نہ دھوئی تو سکول میں ماسٹر صاحب سزا دیں گے۔ ان کی 'بھاگو' (یہ ماسٹر صاحب کی چھڑی کا نام) حرکت میں آ جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ جب ایک بات بچّے سے بار بار کہی جائے اور وہ تعمیل نہ کرے یا دیر سے تعمیل کرے تو آپ اندازہ لگا لیں کہ اس کا مستقبل کیا ہوگا۔ وہ فوری تعمیل تو کسی بات کی بھی نہ کر سکے گا اور بعض باتیں ایسی بھی ہوں گی کہ بالکل تعمیل نہ کر سکے گا۔ یہ ہے تساہل اور تکاہل کی بنیاد۔ اور یہی وہ بات ہے جو ترقی کی راہ میں روک بن جاتی ہے۔ انسان کسی پروگرام کو بھی اس کی شرائط کے مطابق سرانجام نہیں دے سکتا۔

حضرت اماں جان (اللہ آپ کے درجات کو ہمیشہ بڑھاتا رہے) فرمایا کرتی تھیں کہ بچّے سے جو بات کہی جائے وہ فوری طور پر کروالی جائے۔ بار بار کہنے کی عادت نہ ڈالی جائے۔ پہلی ہی دفعہ کہہ کر بات کا کروا لینا بعض مواقع پر لگے گا تو کسی قدر سختی کا سلوک لیکن ایسا ہوگا صرف ایک دو دفعہ۔ پھر بچّے کو پتہ چل جائے گا کہ جو کچھ مجھ سے کہا گیا ہے وہ مَیں نے کرنا ہے۔ اور بلا تاخیر کرنا ہے۔ اگر ایک ہی بار بات سُن کر کرنے کی عادت پڑ جائے تو سمجھ لیجے کہ خدا کے فضل سے بچّہ ترقی کرے گا۔ حضرت اماں جان یہ بھی فرمایا کرتی تھیں کہ بڑے بچے کی پوری طرح تربیت کر لی جائے تو باقی بچے یعنی اس سے چھوٹے بچّے خود بخود اس کی طرف دیکھ کر صحیح خطوط پر چل پڑتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں تربیت کی جان ہیں۔

قلم کو الوداع کہہ کر کلاشنکوف لے لی ہے
کہاں کی روشنائی، اب لہُو سے کام چلتا ہے
جیالے ہیں یہی جو کل ہمارے رہنما ہونگے
سیاست کی فضا سے زندگی کا دِل دہلتا ہے

ابو الاقبال

یہ سفر بھی دُور کا ہے، ہے یہ دن بھی ڈھلنے والا
مرے ساتھ کیا چلے گا میرے ساتھ چلنے والا

کبھی یہ تو سوچ لیتے کہ بزعم اکثریت
جسے کاٹتے چلے ہو وہ شجر ہے پھلنے والا

ہے یہ موج موج چرچا۔ ہے بھنور بھنور حکایت
کہ یہ بیڑا ابتدا ہی سے تھا پَر نکلنے والا

دل و جان کے مریضو یہ خبر سُنی تو ہوگی
وہ طبیب آگیا ہے جو ہے دل بدلنے والا

وہ طلوع ہوا سویرا وہ گھڑی بھی آن پہنچی
وہ جو دن ہے فیصلے کا نہیں آج ٹلنے والا

مجھے خوف ہے تو یہ ہے کہیں تم نہ ڈوب جاؤ
کہ زمیں کا ذرّہ ذرّہ ہے لہو اُگلنے والا

نہیں ایک تُو ہی مضطر یہ مکیں بھی جانتے ہیں
تیری آہِ آتشیں سے یہ مکاں ہے جلنے والا

چوہدری محمد علی

مولا! تیری خدمت میں سو سال ہمارے ہیں
ہم جب بھی تمہارے تھے، ہم اب بھی تمہارے ہیں

کلفت میں ترِی آقا! دن رات گزارے ہیں
شاید میری اُلفت کے چاند اور ستارے ہیں

جینا بھی تیری خاطر، مرنا بھی ترِی خاطر
ہم عشق کے بھوکے ہیں، ہم پیار کے مارے ہیں

وہ کچھ بھی کہیں ہم کو، ہیں اُنکے مگر ہم تو!
منسوب ہیں آقا سے وہ جان سے پیارے ہیں

وہ وقت بھی آئے گا، وہ لوٹ کے آئے گا
آنکھوں میں میری رخشاں خوش رنگ نظارے ہیں

غالب احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

عرب ممالک اور قرضے

قیام پاکستان کے بعد جب قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیان سے لاہور تشریف لائے تو حضور نے استحکام پاکستان کے لئے کچھ تقاریر فرمائیں۔ ان تقاریر میں ملک کے ان مختلف پہلوؤں پر تجاویز شامل تھیں جن سے ملک مضبوط کیا جانا مقصود تھا ایک تجویز حضور نے یہ بیان فرمائی کہ اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلائے جائیں جو کچھ ہمارے پاس ہے اسی پر گزارہ کیا جائے اور بیرونی ممالک سے قرضے نہ لئے جائیں کیونکہ جب قرضہ لینے کی عادت پڑ جاتی ہے تو پھر انسان ذرا ذرا سی بات پر قرضہ لینے لگتا ہے۔ اور اسکی واپسی اس کے لئے مشکل ہو جاتی ہے۔ قرضہ لینے کا ایک اور بھی ضرر رساں پہلو ہے اور وہ یہ کہ جس ملک سے قرضہ لیا جاتا ہے۔ وہ ایک خاص تعداد میں اپنا عملہ مقروض ملک میں بھیج دیتا ہے۔ اور اسطرح قرضہ خاص طور پر اس کام کے لئے جسکے لئے لیا گیا تھا استعمال ہونے کی بجائے ان بیرونی اشخاص پر ایک معتدبہ حصہ خرچ ہو جاتا ہے۔ آج کل عرب ممالک کا ذکر کیا جائے تو ہر شخص کے دل میں ان ممالک میں روپے کی ریل پیل کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ کوئی سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کہ یہ ممالک بھی قرض لیتے ہونگے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے تین چار ممالک کو چھوڑ کر اور وہ ہیں سعودی عرب کویت متحدہ عرب امارات اور بحرین باقی سب کے سب کسی نہ کسی حد تک مقروض ہیں اور اب ان سب کا قرض ملا کر ۱۴۰ ارب ڈالر ہو گیا ہے۔ قرض کے بڑھتے رہنے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹۸۲ء میں اس قرض کی مقدار ۶۸ ارب امریکی ڈالر تھی یہ ساری بات گلف انٹرنیشنل بنک کی رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔ اس بلیٹین میں اس بات کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ اب قرض کی مقدار تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔

جہاں تک مصر سوڈان اردن اور مراکش کا تعلق ہے۔ انکے قرض ان کی مجموعی پیداوار سے ۱۰۰ فی صد زیادہ ہیں یہ چار ملک اور انکے ساتھ عراق قرض کی واپسی کو انتہائی مشکل سمجھتے ہیں۔ اور قرضوں کی واپسی کے پروگرام کو از سر نو ترتیب دیئے جانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تیونس۔ الجیریا۔ شام جنوبی اور شمالی یمن نے کسی حد تک کامیابی کے ساتھ یہ کوشش کی ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق قرض کی ادائیگی کا پروگرام بنائیں اسکی ایک صورت تو یہ بھی ہے کہ عالمی مانیٹری فنڈ اور ورلڈ بنک کے ساتھ رابطہ کر کے مزید آسان شرائط پر قرض حاصل کیا جائے۔ لبنان صومالیہ۔ ماری تانیا۔ بیرونی ممالک سے قرض حاصل کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ جبکہ اومان۔ قطر اور لیبیا بیرونی ممالک سے نسبتاً آسان شرائط پر قرض لے رہے ہیں۔ وہ ممالک جو تیل کی خاصی پیداوار رکھتے ہیں یعنی سعودی عرب۔ کویت۔ متحدہ عرب امارات اور بحرین عرب دنیا کو سب سے زیادہ مالی امداد دیتے ہیں۔ امداد دیتے بھی آسان شرائط پر ہیں۔ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۸۷ء تک ان ممالک نے جو قرض دیا تھا اس کی مقدار ۵ء۱۸۶ ارب امریکی ڈالر تھی۔ اگرچہ نسبتاً یہ مقدار کم ہے۔ کیونکہ ۱۹۸۸ء میں انکی قرض دینے کی صلاحیت ۴۸۰ ارب ڈالر تھی بہر حال قرض کے متعلق وہی بات درست ہے۔ جو قیام پاکستان کے وقت قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کہی تھی کہ قرض لینے سے قرض نہ لینا بہتر ہے اور ہم سب کو چاہئے کہ ہم اپنی چادر کے مطابق اپنے پاؤں پھیلائیں۔ نہایت غربت میں زندگی بسر کر لینا اس بات سے بہتر ہے کہ باہر سے روپیہ حاصل کر کے تعیش کی زندگی گزاری جائے اور یہ زندگی قرض کی وجہ سے بہت بڑا بوجھ بن جائے۔

چین میں
اقتصادی اصلاحات

بیجنگ میں ایک فیکٹری کی ۵۸ سالہ کارکن "لی" اچانک ۱۹۸۸ء کے موسم گرما میں امیر بن گئی۔ اس کے بیجنگ کے گھر میں چار رنگین ٹی وی سیٹ تھے۔ دو وڈیو ریکارڈر اور ایک واشنگ مشین۔ اس نے سونے کا ہار پہننا شروع کر دیا۔ اور بنک میں اس کے نام ۴۸ ہزار امریکی ڈالر جمع تھے۔ جو چین میں ایک خاصی بڑی رقم سمجھی جا سکتی ہے۔ یہ سب کچھ اس کی کسی محنت کا نتیجہ نہیں تھا نہ ہی کاروبار میں اس کی غیر معمولی فراست کا۔ بلکہ یہ سب کچھ ایک شخص کی وجہ سے ہوا جسے وہ بھائی کہہ کر پکارتی تھی۔ اس شخص کا نام لی منگ فو MING FU تھا اور وہ خاصا طاقتور تھا۔ وہ فارن اکنامک اینڈ ٹریڈ ڈیپارٹمنٹ میں ڈپٹی سیکشن چیف تھا اور وہ اس بات پر مامور تھا کہ مختلف فیکٹریوں کو زر مبادلہ ایلوکیٹ کرے اور یہ اسی کی ذمہ داری تھی کہ کسی کا زر مبادلہ منظور کرے یا نامنظور۔ اور بجلی کے ساز و سامان کی درآمد اور برآمد بھی اسی کے ہاتھ میں تھی۔ لی نے اپنی بہن کو فون کیا اس نے جھٹ پٹ ایک ہزار رنگین ٹی۔ وی سیٹ خرید لئے۔ اور یہ چیز ان دنوں چین میں بہت اہم سمجھی جاتی تھی اور اس کی مانگ بہت زیادہ تھی۔ یہ ٹی وی سیٹ چن ڈو CHENGDU فیکٹری سے حکومت کیطرف سے مدد دی جانے والی قیمت یعنی ۱۷۰۰ یو آن فی ٹی وی سیٹ خریدنے کے بعد اس نے یہ سیٹ دوسروں کو دینے شروع کئے جنہوں نے اپنے گاہکوں کو فیکٹری سے دگنی قیمت پر فروخت کئے اس طرح اسے ایک لاکھ ساٹھ ہزار یو آن کمیشن کے طور پر ملے جس میں سے ایک لاکھ پچاس ہزار تو اس نے رکھ لئے۔ اور تیرہ ہزار اس نے اپنے 'بھائی' کو دے دئے۔ گذشتہ اپریل میں دونوں گرفتار ہو گئے اور گرفتاری کی وجہ رشوت بیان کی گئی۔ اور یہ عدالتی کیس ان پندرہ ہزار مجرمانہ کیسز میں سے ہے جو گذشتہ ۶ ماہ میں چین کی حکومت نے تفتیش کے ذریعے معلوم کئے اور چین کی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے ان لوگوں کو گرفتار کیا۔ چین میں ان گرفتاریوں کا نام معاشی نظام کی اصلاح رکھا گیا ہے۔

پہلے کی نسبت اب بہت کم چیزیں ایسی ہیں جن کی قیمت حکومت مقرر کرتی ہے۔ یا خدمات کا صلہ حکومت کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ عام طور پر چیزوں کو کھلی مارکیٹ میں بیچنے کے لئے ان کی قیمتیں بیچنے والے خود مقرر کرتے ہیں۔ اب خورد و نوش کی اشیاء تیل۔ ایندھن۔ ادویات۔ سفر۔ کرایہ۔ پانی کی قیمت۔ بجلی۔ شیشہ اور پوسٹیج یہ چیزیں تو حکومت کے ہاتھ میں ہیں باقی سب آزاد کر دی گئی ہیں۔ حکومت کی اس پالیسی سے بعض لوگ ناجائز فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ جن کے واقف کار کسی کمپنی میں کام کر رہے ہوں وہ ناجائز طریق پر وہاں سے چیزیں خرید لیتے ہیں۔ اور دوسروں کے ہاتھ بیچ کر ایک خاصی رقم منافع کی صورت میں حاصل کر لیتے ہیں۔ عام طور پر فولاد۔ کوئلہ۔ ایلومینیم اور پیتل وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن سے لوگ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں قیمتیں ۶ سے ۸ فیصد تک بڑھ گئیں۔ اور ۱۹۸۸ء میں افراطِ زر کی شرح ۱۸٫۵ ہو گئی۔ یہ شرح نئے چین کے آغاز سے لے کر اب تک سب سے زیادہ ہے۔ ۱۹۸۸ء کے نومبر میں خورد و نوش کی اشیاء کی قیمت ۱۹۸۷ء سے ۳۰٫۳ ' زیادہ ہو چکی تھی۔

گذشتہ اکتوبر میں حکومت نے فیصلہ کیا کہ وہ بعض اہم اقدام کر کے اپنی معاشی حالت کو بہتر بنائے گی۔ ایک قدم ان میں سے یہ بھی تھا کہ کمپنیوں کی سکریننگ کی جائے اور جہاں کہیں معاشی قوانین کی خلاف ورزی دیکھی جائے۔ ایسا کرنے والوں کو سزا دی جائے۔ سال رواں کی فروری تک ۱۷۰۰۰ ایسی کمپنیاں جو بغیر اجازت کھولی گئی تھیں بند کرنی پڑیں۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ پارٹی اور حکومت کے لوگ اپنے آپ کو کسی تجارت میں ملوث نہ کریں۔ ان میں سے جو لوگ کسی کمپنی یا کسی عہدے پر فائز ہیں وہ یا تو حکومت کے عہدے سے استعفٰی دیں یا کمپنی کا عہدہ چھوڑیں۔ حکومت کے اس فرمان کے مطابق ۳۰ ہزار افراد نے ایک یا دوسری ملازمت ترک کی ہے۔ کمپنیوں کی سکریننگ کے علاوہ اس بات کا بھی خیال رکھا جانے لگا ہے۔ کہ کوئی کمپنی ضرورت سے زیادہ اشیاء پیدا نہ کر لے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے خام مال انتہائی طور پر کم ہو جاتا ہے۔

روپیہ بچانے کی سکیم کو آگے بڑھانے کے لئے بنکوں نے سود کی شرح دگنی کر دی ہے اور جو رقوم وہ جمع کرتے ہیں ان پر افراطِ زر کا اثر نہیں ہونے دیا جاتا۔ حکومت کا یہ کہنا ہے کہ معاشی حالات کو بہتر بنانے کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں ان کے راستے میں بہت سی مشکلات

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں بھی ہوتا ہے

مکرم نذیر احمد صاحب ناصر نے کینیڈا سے ایک اخبار دی وینکوور سن کے ۱۷ اگست ۱۹۸۹ء کے شمارہ کا ایک تراشہ بھیجا ہے اور تحریر کیا ہے کہ چونکہ آپ نے الفضل میں اعلان کیا تھا کہ اگر بیرونی ممالک سے احباب اخبارات کے تراشے بھیجیں تو ہم خود ان کا ترجمہ کر کے شائع کر دیں گے اس لئے یہ تراشہ بھیج رہا ہوں۔ اس تراشے میں ایک خاتون عورتوں کی کالم نویس کہتی ہے اگرچہ بات تو کچھ پرانی ہو گئی ہے مگر شاید میرے اس خط کی اشاعت سے بعض دوسری خواتین اس تکلیف اور ذلت سے بچ جائیں جس کا مجھے سامنا کرنا پڑا۔ یہ گزشتہ اگست کی بات ہے۔ میں ایک نئے شہر میں جا کر قیام پذیر ہوئی اور ایک چھوٹے سے مقامی گرجے میں مذہبی شرکت شروع کر دی۔ مجھے یوں معلوم ہوا کہ وہاں کے لوگ نہایت گرم جوش اور دوستانہ رویہ رکھنے والے ہیں جلد ہی میں نے اپنے آپ کو بائبل کے مطالعے کے لئے ایک کلاس میں رجسٹرڈ کروا لیا رجسٹر کروانے کے فوراً ہی بعد ایک خوبرو شخص (جو اس کلاس میں شامل تھا) نے مجھ میں دلچسپی لینی شروع کی۔ میں اس بات سے بہت خوش ہوئی کہ یہ نوجوان عنقریب ماتحت مبلغ کے طور پر اس گرجے میں متعین کیا جائے گا۔ اس کی عمر ۲۷ سال تھی اور اتنی چھوٹی عمر میں اسے اس عہدے کے ملنے کی توقع نے مجھے بہت خوشی فراہم کی۔ ایک ہفتے کے روز اس نوجوان نے جس کا نام "کارل" تھا مجھے کہا کہ میں اس کے ساتھ ایک ڈرائیو پر چلوں تاکہ آپس کی واقفیت میں اضافہ ہو سکے۔ جب ہم گاڑی میں جا رہے تھے تو میں نے اس بات کا ذکر کیا کہ گزشتہ ایام میں میں ایک کار کے حادثے سے دوچار ہو گئی تھی اور مجھے اس کی انشورنس عنقریب ملنے والی ہے۔ جب اسے اس بات کا پتہ چلا کہ جو رقم مجھے ملیگی وہ خاصی بڑی ہے تو اس نے یہ کہنا شروع کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ تم میرے ساتھ رشتہ زوجیت میں منسلک ہو جاؤ گی۔ کئی ہفتے گزر جانے کے بعد ہم نے ستمبر میں شادی کی تاریخ مقرر کر لی۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اس شخص کی اس کہانی سے کبھی متأثر نہ ہوتی لیکن چونکہ اس کا تعلق گرجے سے تھا وہ جو کچھ کہتا رہا میں اس پر یقین کرتی رہی۔ کارل نے یہ بھی کہا کہ میں ہر طرح سے تمہاری زندگی کی مصروفیات کا ذمہ دار رہوں گا۔ اور ہر بات میں اس نے خدا کا نام لے کر کہا کہ اسی نے مجھے کہا ہے کہ تم ایسا کرو اس کی یہ باتیں سن کر میں اس بات سے خوفزدہ ہو جاتی تھی کہ خدا تعالیٰ کی کہی ہوئی بات کا انکار نہ کر بیٹھوں ہم دونوں نے اس گھر میں رہنا شروع کر دیا جسے میں نے خریدا ہوا تھا اس پر بھی اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ ایسا کرنا تمہارے لئے بالکل درست ہے۔ وہ اس واقعے کے تھوڑی ہی دیر بعد گرجا میں متعین تو ہو گیا لیکن اسے اس کام کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا تھا۔ وہ اپنی ہر ضرورت کے لئے مجھ سے رقم وصول کرتا بلکہ اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اب تمہیں چرچ کو کوئی رقم دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ خدا کی منشاء یہی ہے کہ تم یہ ساری رقوم مجھی کو دو۔ میں جب بھی اس سے پوچھتی کہ یہ تعیناتی بلا معاوضہ کیوں ہے تو وہ مجھ سے کہتا کہ اگر تم ان باتوں کا یقین نہیں کرو گی جو خدا مجھے بتاتا ہے تو تمہیں خدا کی طرف سے سزا ملیگی یہ بات مجھے اور زیادہ خوفزدہ کر دیتی چنانچہ جیسے وہ کہتا رہا ویسے ہی میں کرتی رہی۔ اسی دوران اس نے ایک جاگوآر موٹر گاڑی خرید لی جس کی قیمت مجھ سے ادا کروائی اس شخص سے ملنے سے پہلے میرا خیال یہ تھا کہ انشورنش سے جو رقم مجھے ملیگی وہ میں اپنے نرسنگ سکول کے داخلے پر خرچ کروں گی۔ لیکن بعد میں اس نے مجھے بتایا کہ تمہارا نرس بننا خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف ہوگا۔ لیکن آخر کار میں یہ بات سمجھ گئی کہ خدا کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہو سکتا کہ میں ایک کاہل اور نکھٹو کے لئے سب کچھ کرتی رہوں چاہے وہ عیسائیت کا مبلغ ہو یا نہ ہو۔ اب میں یہ بات پوری طرح سمجھ گئی ہوں کہ کوئی شخص چرچ کی خدمت پر مامور ہو یا وہ ایسا نہ کر رہا ہو یہ اس بات کی ہرگز دلیل نہیں کہ جو وہ کہتا ہے ٹھیک ہے کیونکہ چرچ کی خدمت کرنے والوں کو بھی کوئی ایسا لائسنس نہیں ملا ہوا کہ وہ سیدھے جنت میں جائیں گے۔ یہ نہایت ظالمانہ رویہ ہے کہ خدا کا نام لے کر دوسرے لوگوں کے ساتھ زیادتی کی جائے۔ مجھے جو کچھ اس سے تکلیف پہنچی ہے اس کا ازالہ کرتے کئی سال لگیں گے یقین جانئے کہ میں کسی ایسے شخص پر بھروسہ نہیں کروں گی جو چرچ کی ملازمت کرتا ہو۔ میرا سارا روپیہ ختم ہو چکا ہے اب میں ڈیپریشن کا علاج کروا رہی ہوں۔ اور بے خوابی کی مریض ہوں۔ اور میں نے کئی دفعہ خودکشی کرنے کا ارادہ بھی کیا ہے۔ جہاں تک کارل کا تعلق ہے وہ ابھی تک اسی گرجے میں کام کرتا ہے۔ اور اسے وہاں کوئی الاؤنس نہیں ملتا۔ دوسرے لوگوں کی گاڑیاں ڈرائیو کرتا ہے اور کسی اور کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔ میں نہایت افسردہ ہوں اور پہلے سے بہت زیادہ غریب لیکن یقین جانئے پہلے سے بہت زیادہ عقلمند۔

بچوں کا عالم

پیارے بچو!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور آپ پر سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

● ہمیں اس بات کی شدید خواہش ہے کہ اپنی کامیابی —— نمایاں کامیابی —— کی خبریں آپ ہمیں اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجا کریں، آپ کی امی اور ابو لکھتے ہیں تو وہ بھی ہمیں اچھا لگتا ہے۔ لیکن اگر آپ خود لکھیں گے تو وہ اور بھی اچھا لگے گا۔

● ایک امی نے لکھا ہے

"بچے خدا کے فضل سے ٹھیک ہیں۔ نبیلہ، عامر کے کالج بند پڑے ہیں۔ عثمان کے امتحان ہو رہے ہیں۔ نادیہ خدا کے فضل سے پچھلے مہینے کے ٹیسٹوں میں فرسٹ آئی تھی۔ اور ایک اور بات محض اللہ کے فضل واحسان سے نادیہ کو اس دفعہ جاپان سے انٹرنیشنل چلڈرن ایوارڈ میں سلور میڈل ملا ہے۔ (پچھلی دفعہ کانسی کا میڈل ملا تھا) خدا کا بہت ہی بڑا فضل ہے اس کے لئے بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نظر بد سے بچائے۔ شر سے بچائے اور محض اپنے فضلوں سے صحت و تندرستی والی لمبی لمبی نیک اور بابرکت زندگی عطا کرے۔ اتنی جلدی اور اتنی خوبصورت پینٹنگ کرتی ہے کہ یقین نہیں آتا"

نادیہ کی امی کا نام ہے امۃ الحکیم۔ جس نے یہ خبر ہمیں ارسال کر کے ہمیں خوشی پہنچائی ہے۔

● مظہر الحق خان کوئٹہ نے دسویں کا امتحان دینا ہے اور سب سے دعا کی درخواست کی ہے۔ مظہر ڈاکٹر مبین الحق خاں صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں اور یہ اس بات کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بھائی مبین الحق کو فضل عمر ہسپتال میں بہت بہت خدمت دین کی توفیق دے۔

● صادقہ منورہ نے مندرجہ ذیل اشعار بھجوائے ہیں۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پہ نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

● فوزیہ رشید احمد۔ ربوہ نے کچھ اقوالِ زریں بھیجے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کو زبان کی سختی پسند نہیں شائد اسی لئے زبان میں ہڈی نہیں۔

۲۔ زبان ایک ترازو ہے عقلمندی سے اس کے پلے بھاری اور نادانی سے ہلکے ہو جاتے ہیں۔

۳۔ آدمی کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

● راشدہ سلطانہ ضلع بہاولنگر آپ کے اشعار مل گئے ہیں۔ کوئی اور اشعار بھیجئے۔

باقی صـ۷ پر

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

(گزشتہ سے پیوستہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہن کے دریچوں سے خود نمائی

ذوالفقار بخاری صاحب نے بھی اپنی سوانح سرگذشت کے نام سے لکھی اور کراچی سے شائع کی ہے۔ ریڈیو میں اپنی ملازمت کے آغاز کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں شملہ سے انٹرویو دینے کے لئے دہلی آیا۔ گرم سوٹ پہنا ہوا، مہاراجہ پٹیالہ کے تحفہ میں دیئے ہوئے دو کتوں کی زنجیر ہاتھ میں پکڑے ہوئے۔ دہلی میں کڑاکے کی گرمی پڑ رہی تھی، ریڈیو کے دفتر تک پہنچا تو دیکھا مسٹر فیلڈن جو ریڈیو کے افسر اعلیٰ تھے بنیان اور نیکر میں ملبوس، پاؤں میں ہوائی چپل پہنے کھڑے ہیں، آنے کا مدعا بتایا تو چھوٹتے ہی کہنے لگے "ماشاء اللہ سوٹ تو بڑا ٹھسے کا ہے کہیں سردی تو نہیں لگ رہی!" "میاں تمہیں شملہ سے دہلی آنا تھا تو لباس تو ڈھنگ کا پہن لیا ہوتا"۔ غرض تابڑتوڑ اعتراض کر ڈالے لباس پر! ابھی یہ جواب دینے کا سوچ ہی رہے تھے کہ دوبارہ گویا ہوئے اور "ہاں! تم یہ کتے کیوں ساتھ لئے پھر رہے ہو؟" ——— بخاری صاحب نے اطمینان سے جواب دیا "اس لئے کہ یہ میرے لباس پر کبھی اعتراض نہیں کرتے"۔ مسٹر فیلڈن اس جواب پر بھڑک گئے اور ذوالفقار بخاری ریڈیو کے لئے منتخب ہو گئے! عجیب اتفاق ہے کہ دونوں بھائی ریڈیو کے ڈائریکٹر جنرل ہوئے۔ پطرس تو شعر نہیں کہتے تھے، ذوالفقار کہتے تھے اگرچہ سنانے میں ہمیشہ متامل رہتے تھے۔ ذوالفقار بخاری سے بس وہی سٹی آرٹس کالج حیدر آباد والی ملاقات پہلی اور آخری ملاقات تھی! سانولے رنگ پر ان کے روئی ایسے سفید بال بہت بھلے معلوم ہوتے تھے، حاضر جوابی اور بذلہ سنجی میں یکتا تھے۔

ذوالفقار بخاری کے دو شعر:

اور کچھ دن کیلئے صبر کریں اہلِ گلیم
کبھی درویشوں کی باری کبھی سلطانوں کی
عشق کا بت کدہ ویران نظر آتا ہے
ایک کافر نہیں بستی میں مسلمانوں کی!

اب اس "ایک کافر نہیں بستی میں مسلمانوں کی" والے مصرعہ نے حضرت رئیس امروہوی کی یاد دلا دی۔ دُبلے پتلے، نحیف لاغر، دمے کے مارے ہوئے، بیسیوں سیڑھیاں چڑھ کے ثاقب زیروی کو ان کے ایک شعر کی داد دینے کیلئے اوپر آئے۔ سانس اوپر کی اوپر، نیچے کی نیچے۔ سینے میں دم نہیں سماتا تھا، لوگ اس حالت میں دیکھ کر قدم لینے کو لپکے۔ جب ذرا بولنے کے قابل ہوئے تو فرمایا "شعر ایسا ہے کہ یہ ہفت خواں طے کر کے آیا ہوں ورنہ داد تو میں فون پر بھی دے سکتا تھا"۔

شعر ہے:

کافرِ عشق پریشان کھڑا سوچتا ہے
شہر کا شہر مسلماں ہے نہ جانے کیا ہو

اللہ مغفرت فرمائے۔ کیسے انصاف پسند اور علم پرور لوگ تھے۔ رئیس امروہوی کے قطعات نے اردو صحافت کی تاریخ میں اپنا مقام خود منوایا ہے۔ حالات کی نزاکت اور موقع محل کی مناسبت سے ایسا ٹھکا ہوا قطعہ کہتے تھے کہ آج ان کی وفات کے بعد بھی ہر روز ان کا قطعہ 'جنگ' میں چھپ رہا ہے اور ذرا بے محل اور باسی محسوس نہیں ہوتا۔ میری ایک طالبہ رئیس امروہوی پر ایم۔ اے کا مقالہ لکھ رہی ہیں۔ پوچھنے لگیں "اس کی کیا وجہ ہے؟" میں نے جواب دیا "ہمارے حالات ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ایک ہی ڈگر پر چل رہے ہیں اور ہماری معیشت، معاشرت اور سیاست میں رتی بھر تبدیلی بھی نہیں آئی۔ اس لئے پچیس برس پہلے کا قطعہ آج کا قطعہ معلوم ہوتا ہے"۔ یہ انتخاب کرنیوالوں کا کمال ہے کہ مناسب قطعہ تلاش کر لیتے ہیں"۔ ——— ایوب خان مرحوم کے زمانے میں خبر آئی کہ جنرل موسیٰ کو ایران میں سفیر مقرر کیا جا رہا ہے مگر دوسرے دن جنرل موسیٰ نے مغربی پاکستان کے گورنر کے عہدہ کا حلف اٹھایا۔ اس پر رئیس امروہوی نے جو قطعہ لکھا اس کا دوسرا شعر یاد ہے۔

"خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
سفیر بننے کو آئیں گورنری مل جائے!"

اصل شعر یوں ہے:

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

اب پیمبر موسیٰ اور گورنر موسیٰ کا تقابل آپ خود کر لیں۔ رئیس صاحب کی اس تحریف کا مدتوں شہرہ رہا۔ مگر ان کی جس تحریف نے سب سے زیادہ داد سمیٹی اس کا پس منظر یہ ہے کہ کراچی میں (اور اس زمانہ میں دارالحکومت کراچی تھا) ایک بہت بڑے سرکاری افسر کی بیگم رکشا میں شاپنگ کرنے کیلئے گئیں۔ ابھی رکشا سے اتر ہی رہی تھیں کہ ان کے شوہر نامدار کی گاڑی آکر رکی۔ اس میں سے کوئی اور خاتون برآمد ہوئیں اور اٹھلاتی ہوئی شاپنگ سنٹر میں چلی گئیں۔ بیگم صاحبہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہیں ڈرائیور پر برس پڑیں۔ ظاہر ہے کہ آگ لگ جائے تو اخباروں میں خبر لگ جاتی ہے۔ اور لگ گئی، اس خبر کے پس منظر میں رئیس صاحب نے جو قطعہ لکھا اس کا آخری مصرعہ یہ تھا

"بیگمات آیند بہ رکشا داشتہ آید بکار"

آپ میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ اس 'داشتہ آید بکار' کی بلاغت 'دروغ بر گردنِ راوی' کی بلاغت سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

'تحریف' ادب کی نہایت ہی مشکل صنف ہے۔ انگریزی کا لفظ پیروڈی ہے اور یہ لفظ بھی ہمارے ہاں اسی طرح سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے دوست قتیل شفائی کی پیروڈی بہت مشہور ہے۔ عدم کا شعر ہے

شاید مجھے نکال کے پچھتا رہے ہوں آپ
محفل میں اس خیال سے پھر آگیا ہوں میں

قتیل صاحب نے پیروڈی کی:

شاید مجھے نکال کے "کچھ کھا" رہے ہوں آپ
محفل میں اس خیال سے پھر آگیا ہوں میں

پیروڈی کہنے کے لئے جس زیرکی اور ژرف نگاہی کی ضرورت ہے وہ بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ حفیظ ہوشیارپوری کے لئے تو بیٹھ کر مشاعرہ سننا دشوار ہو جاتا تھا۔ ادھر شاعر کے منہ سے مصرعہ نکلا، ادھر حفیظ صاحب نے پیروڈی کا مصرعہ لڑھکا دیا۔ اب تو مشاعرے کی روایت ہی ختم ہوتی جا رہی ہے ورنہ مشاعرہ تو ہماری باقاعدہ تہذیبی روایت کا حکم رکھتا تھا۔ یہ ریڈیو اور ٹی وی کے مشاعرے تو مشاعرے نہیں مشاعروں کی پیروڈی معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے ایک بار تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں "دلی کا ایک یادگار مشاعرہ" کے عنوان سے تمثیل پیش کی۔ ربوہ کے کالج میں تمثیل پیش کرنے کا تصور ہی اجنبی نظر آتا تھا۔ مگر اس تمثیل نے اتنی داد وصول کی کہ کیا بیان کروں۔ اس تمثیل میں فلائنگ آفیسر ابرار بھی شریک تھے جو عین نوجوانی کے عالم میں پاکستانی فضائیہ کے ایک طیارہ کے حادثہ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ ایک صاحب، غالباً مکرم منور احمد انیس غالب بنے۔ ان کو دیکھ کر احساس ہوتے لگا تھا کہ اگر غالب ایسے نہیں بھی تھے تو انہیں ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ اب اس غالب سے برادرم مکرم راجہ غالب احمد یاد آگئے۔ میرے سالانہ مشاعرہ میں تشریف لائے۔ اس زمانہ میں جوان تھے اور بے ریش۔ غزل بھی کہتے تھے اور غزل ہی اس مشاعرہ میں سنائی۔ میری خواہر نسبتی جو غالباً چھ سات برس کی تھی، غور سے مشاعرہ سنتی رہی۔ جب غالب صاحب کی باری آئی تو اور زیادہ چوکنا ہو بیٹھی کیونکہ یہ نام اس کے کورس کی کتابوں میں بار بار آتا تھا اور اس نے غالب کی تصویر بھی دیکھ رکھی تھی، مشاعرہ ہو چکا تو کہنے لگی "بھائی جان! یہ غالب نے اپنی داڑھی کیوں صاف کروا دی ہے!" ——— کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟ اب تو وہ امریکہ میں ہے اگر یہاں ہوتی تو کہتا کہ لو غالب کو دیکھ لو اس نے پھر داڑھی چھوڑ دی ہے!

تعلیم الاسلام کالج کے مباحثوں کی طرح، تعلیم الاسلام کالج کے سالانہ مشاعرے بھی اپنی طرز کے منفرد مشاعرے ہوتے تھے۔ اچھے سے اچھا شاعر کھچا آتا تھا۔ اور سامعین، سب کے سب صاحبِ ذوق اور مہذب۔ ثاقب زیروی اللہ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے ہمارے پرنسپل سیدی حضرت مرزا ناصر احمد سے بہت محبت رکھتے تھے اس لئے حضور کے ذوق کے مطابق شعراء کو جمع کرتے، اور یہاں لاتے۔ حضور شعراء کے ساتھ نہایت محبت کا اور شفقت کا سلوک فرماتے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا مشاعرہ اپنی ذات میں ایک روایت بن گیا۔ ہم نے اس مشاعرہ میں کبھی کسی غیر طالب علم کو میر مشاعرہ نہیں بنایا۔ بزم اردو کا صدر ہی صدارت کرتا اور بزم اردو کا معتمد مشاعرہ کے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیتا،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ شاعروں کو 'حفظِ مراتب' کے سلسلہ میں کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

ایک مشاعرہ میں علامہ لطیف انور مرحوم کا یہ قطعہ حاصل مشاعرہ رہا:

دل سے تو بے شک اتارے گا مجھے
دور تک لیکن پکارے گا مجھے
مجھ کو ہے اپنے گنہ کا اعتراف
پھر بھلا پتھر کون مارے گا مجھے

اتفاق کی بات علامہ لطیف انور اس سے اگلے برس کے مشاعرہ سے پہلے پہلے انتقال کر گئے۔ ایک نوجوان شاعر گلزار ہاشمی کی غزل ان کے دل سوز ترنم کے ساتھ سامعین کے ذہنوں پر نقش ہو گئی۔ اس کی ردیف تھی۔ "وقت ناساز ہے!" اگلے برس سے پہلے پہلے گلزار ہاشمی بھی رخصت ہو گئے۔ میں نے کلیم عثمانی سے ایک بار کہا اب کے آپ کی غزل حاصل مشاعرہ رہی۔ ہونٹوں پر انگلی رکھ کے کہنے لگے "ایسی بھکیا منہ سے نہ نکالو میں ابھی جینا چاہتا ہوں!" جو شعراء ہمارے مشاعروں میں مستقل تشریف لا کر ہمیں نوازتے رہے ان میں طفیل ہوشیارپوری، کلیم عثمانی، شرقی بن شائق، عاطر ہاشمی نمایاں رہے۔ ایک مشاعرہ میں احمد ندیم قاسمی اپنے نوجوان ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے۔ وزیر آغا تو خیر ہمارے پڑوسی ہیں اور ہمارے معاشرہ میں پڑوسیوں کے بہت سے حقوق ہیں۔ سرگودھا سے پروفیسر غلام جیلانی اصغر، ہمارے مشاعروں کی رونق رہے۔ پھر میں نے بزم اردو کے زیر اہتمام 'شاعر کے ساتھ ایک شام' کا جو سلسلہ شروع کیا اس سلسلہ میں بہت سے نامور شعراء کا ربوہ آنا ہوا۔ سجاد باقر رضوی کے ساتھ ایک شام بہت یادگار رہی۔ اس طرح اقبال ساجد کے ساتھ ایک شام کا تذکرہ مدتوں لوگوں کی زبان پر رہا۔ اقبال ساجد ابھی سال بھر ہوا نہایت عسرت کے عالم میں فوت ہوئے۔ بے پناہ شاعر تھے۔ میری آخری ملاقات الفلاح میں شریف جنجوعہ کے دفتر میں ہوئی۔ جو شعر انہوں نے سنایا یہ تھا:

کل شب دلِ آوارہ کو سینے سے نکالا
یہ آخری کافر بھی مدینے سے نکالا

ان سے مل کر میں سناٹے میں آ گیا۔ ان کے اندر کا غم انہیں باہر سے چاٹ چکا تھا۔ خدا معلوم اس جواں مرگ کا کلام چھپتا بھی ہے یا نہیں؟ اتنا دکھی شاعر کہ اس سے باتیں کر کے کلیجہ منہ کو آنے لگتا تھا۔ پھر اس شخص نے نشے کا سہارا لیا اور وہی جوش صاحب والا تاریخی فقرہ "افسوس کہ پینا اس کو کھا گیا"!

جن دِنوں اقبال ساجد ربوہ آیا ابھی ان علتوں کا شکار نہیں ہوا تھا۔ اس کے ساتھ شام ہم نے منائی، سیّدی حضرت پرنسپل صاحب نے تمام وقت موجود رہ کر اس کا کلام سنا۔ نہایت جدید اور پختہ کلام تھا۔ لہجہ میں توانائی اور خیالات میں ندرت تھی!

— وہ چاند ہے تو عکس بھی پانی میں آئیگا
کردار خود اُبھر کے کہانی میں آئے گا

— دہر کے اندھے کنوئیں میں کس کے آوازہ لگا
کوئی پتھر پھینک کر پانی کا اندازہ لگا
رات بھی اب جا رہی ہے اپنی منزل کی طرف
کس کی دُھن میں جاگتا ہے اٹھ کے دروازہ لگا

مشاعروں میں عام طور سے ترنم سے پڑھنے والوں کی زیادہ پذیرائی ہوتی ہے۔ مگر اقبال ساجد نے گویا سامعین پر سحر کر دیا۔ نحیف و نزار شاعر اور درد مند لہجہ۔ عجیب کیفیت پیدا ہو گئی۔ مجلس ختم ہونے کے بعد حضرت پرنسپل صاحب نے خلافِ روایت اقبال ساجد کو نقد رقم دی حالانکہ تعلیم الاسلام کالج میں شعراء بغیر معاوضہ کے تشریف لاتے تھے اور ہمارے مشاعرے میں شرکت کرنے کو اپنے لئے برکت کا موجب سمجھتے تھے۔

> اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا

تعارف

سیرۃ حضرت امّاں جانؓ

"سیرت حضرت اماں جان" تصنیف کردہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ۔ یہ ۷۱ صفحات کی کتاب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے شائع کی ہے۔ اس کے پیش لفظ میں مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ لکھتے ہیں:

"۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی بات ہے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات ہوئی تو گو وہ موقع ساری جماعت کے لئے اور پھر آپ کے خاندان کے لئے شدید غم و پریشانی کا وقت تھا۔ مگر ایسے وقت میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیوی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اپنے بچوں کو لے کر اس کمرے میں گئیں جہاں حضور کی نعش مبارک رکھی تھی۔ اور فرمایا:

"بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہیگا"

حضرت اماں جان کے ان فقرات نے نہ صرف حضور کی وفات کے غم کو ہلکا کر دیا بلکہ یہی فقرات خود آپ کی سیرت کا بھی خلاصہ بن گئے۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو اپنے خدا پر کس قدر توکل اور اپنے عظیم شوہر کے مقام و مرتبے پر کس قدر پختہ ایمان تھا۔ اسی ایمان کو آپ نے اپنی اولاد میں منتقل کر کے تربیت کا ایک زبردست نمونہ چھوڑا۔ اس کتاب کے ابتدائی مسوّدے کو قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ( ) اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ ( ) نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند کرے۔ اس عظیم ہستی سے احمدی بچوں اور بچیوں کو متعارف کروانے کیلئے اور انہیں پاک زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھانے کے لئے یہ کتاب شائع کی جا رہی ہے اس کی تالیف پر میں صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے (اے خدا تو ایسا ہی کر)

کتاب کی افادیت اس اصول سے ظاہر ہوتی ہے جو حضرت اماں جان کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا تھا:

"حضرت اماں جان کو ہماری تعریف کی حاجت نہیں۔ خدا نے جس وجود کی تعریف کر دی اس کو اور کیا چاہیئے۔ مگر ہمارا بھی فرض ہے کہ جو عمر بھر دیکھا اس کو آئندہ آنے والوں کے لئے ظاہر کر دیں۔ اس کتاب میں حضرت اماں جان کے حالاتِ زندگی، آپ کے والدین، آپ کی پیدائش اور بچپن، آپکی شادی، حضرت بانیٔ سلسلہ کی وفات پر آپ کا صبر، سوتیلے رشتے داروں سے سلوک، آپ کا مقام خدا کی نظر میں، آپکی اولاد اور ان کے علاوہ سیرت و اخلاق، قدرت ثانیہ سے گہرا تعلق، آپ کی مالی قربانیاں، تربیت اولاد، بچوں سے پیار، عزیز رشتے داروں اور اولاد سے محبت، یتیموں کا خیال، خادموں سے حسن سلوک، ضرورتمندوں کی مدد، اپنے کام خود ہاتھ سے کرنا، غناء اور ایثار، شرک سے نفرت، آپ کی مہمان نوازی، خوش مزاجی، علم کی قدر، ادبی ذوق، ثواب حاصل کرنے کا شوق، حسن انتظام اور لین دین، جانوروں پر شفقت، درگزر کرنا، چغلی اور غیبت سے نفرت، قبولیت دُعا، اور آپ کی وفات' وہ تحتی عنوانات ہیں جن پر اجمال کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

یہ کتاب ہر احمدی گھرانے میں ہونی چاہیئے۔ اور بڑے اور بچے دونوں اس کا مطالعہ کریں۔ اس لئے کہ اس

پائیوریا کورس
PYORRHEA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۔/۵۰

سوجن مسوڑہ کورس
SWOLLEN GUMS COURSE
مختصر کورس
قیمت ۔/۱۶

ہلتے دانت کورس
LOOSE TEETH COURSE
مختصر کورس
قیمت ۔/۱۶

دانت خورہ کورس
CARRIES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۔/۴۵

پائیوریا پاؤڈر (منجن)
PYORRHEA POWDER
دانتوں کی صفائی کیلئے
قیمت ۔/۸ ، ۔/۱۲

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی
گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۱۷۷، کلینک ۶۹۶، رہائش ۷۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بڑوں کی بھی رہنمائی کا مواد موجود ہے۔ اور چھوٹے بچوں کیلئے بھی زندگی کا ایک ایسا نمونہ پیش کیا گیا ہے جس کو اپنا کر وہ اپنی زندگیوں کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

ہم محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ آپ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی اور اس کو مستند بنانے کیلئے اپنے والد محترم قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث اور اپنی والدہ محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کو اس کا مسودہ دکھا لیا۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب تو حضرت اماں جان ہی کی گود میں پلے تھے۔ اس لئے ان کے اس مسودے کو دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ فی الحقیقت صحیح معنوں میں مستند ہے۔ ہم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر صاحب کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے جماعت کیلئے یہ سرمایہ اشاعت کے ذریعے محفوظ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حضرت اماں جان کی زندگی سے اپنی زندگیوں کو سنوار سکیں۔

بقیہ: بچوں کا کالم

عزیزہ سیدہ عطیہ جو دوسری جماعت کی طالبہ ہے نے یہ شعر بھیجا ہے۔

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

اچھا اب ایک دو لطیفے آپ کو سنا دیں۔ ہو سکتا ہے آپ نے یہ لطیفے پہلے بھی سنے ہوں، لیکن کوئی بات نہیں، لطیفے تو اکثر پرانے ہی ہوتے ہیں۔ روز روز تو نئے بنتے نہیں۔

تابعدار

ایک رئیس نے نوکر رکھا اور کام کی تفصیل اس طرح پیش کی "تم کو گھوڑا ملنا، دانہ دلنا، دانہ کھلانا، تھان صاف کرنا، گھاس کھود کر لانا، کمرے صاف کرنا، گھوڑا کسنا، سواری کے ساتھ چلنا، دو وقت کھانا پکانا، تین وقت چائے تیار کرنا، بستر بچھانا، بازار سے سودا خرید کر لانا، جنگل سے لکڑیاں لانا، برتن وغیرہ دھونا، ان کے علاوہ حسب ضرورت سب کام کرنے ہوں گے۔"

نوکر نے پوچھا حضور کے مکان کے قریب کوئی میدان بھی ہے۔"

رئیس نے کہا "وہ کیوں؟"

اس لئے کہ فرصت کافی ہوگی، فالتو وقت میں اینٹیں بھی بنایا کروں گا۔"

آرزو

کسی دوسرے شہر میں مقیم ایک نوجوان نے اپنے والد کو فون کیا اور سلام دعا کے بعد پوچھا گھر کا کیا حال ہے؟ "سب ٹھیک ٹھاک ہیں" والد نے جواب دیا" کاروبار کیسا چل رہا ہے؟ "اللہ کا شکر ہے میں نے فون اس لئے کیا تھا کہ ہاسٹل کے اخراجات وغیرہ کے لئے پانچ سو روپے درکار ہیں۔ اگر جلدی بھیج دیں تو مہربانی ہوگی۔ بیٹے نے اظہارِ مدعا کیا۔" آواز نہیں آرہی" دوسری طرف سے والد نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ "میں نے عرض کیا ہے کہ مجھے پانچ سو روپے فوری درکار ہیں" آواز نہیں آرہی" والد نے مزید اونچی آواز میں بولتے ہوئے کہا۔ مجھے پانچ سو روپے کی ضرورت ہے۔ بیٹے نے حلق کی پوری قوت سے چیخ کر اپنی آواز والد کے کانوں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ "بیٹے آواز نہیں آرہی" اس پر ٹیلی فون آپریٹر بیچ میں بول پڑا، اگر مجھے آپ کے بیٹے کی آواز سنائی دے رہی ہے تو آپ کو کیسے نہیں سنائی دے رہی؟ اس پر شیخ صاحب نے کہا اگر تمہیں آواز سنائی دے رہی ہے تو پھر پانچ سو روپے پلے سے دے دو"

بقیہ: شذرات

اور رکاوٹیں ہیں لیکن اس کے باوجود حکومت نے تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ افراطِ زر کی شرح کو ہر صورت میں کم کرے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کام ہفتوں اور مہینوں کا نہیں بلکہ سالوں کا ہے۔ کم از کم دو سال تو ضرور لگیں گے کہ افراطِ زر کی شرح کو اتنا کم کیا جائے کہ عام معاشی حالات کو صحت مند کہا جا سکے۔

ماہنامہ تحریک جدید

قارئین ماہنامہ تحریک جدید کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ اکتوبر اور نومبر کا پرچہ اکٹھا ہی شائع ہوگا۔

مینیجر
ماہنامہ تحریک جدید

اخبارِ احمدیہ

درخواستِ دعا

• مکرم بشارت احمد صاحب (مغربی جرمنی) پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

• مکرم ناصر احمد صاحب (دارالعلوم شرقی) کے دادا جان عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

• مکرم حافظ لعل دین صاحب امیر پارک گوجرانوالہ کو دوسری بار فالج کا حملہ ہوا ہے۔ نیز ان کے بھائی فقیر محمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔

• مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ کو ۲۹ ستمبر کو ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔

• مکرم حکیم غلام رسول صاحب معلم وقف جدید کی بائیں آنکھ کا فضلِ عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔

• مکرم حکیم طالب حسین صاحب کارکن تحریک جدید کی اہلیہ صاحبہ کے ہاں بڑے اپریشن کے ذریعہ بچہ کی پیدائش ہوئی ہے۔

• مکرم رحمت علی صاحب دارالرحمت وسطی سانس کی تکلیف کی بناء پر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

قارئین ان سب احباب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اعلانِ نکاح

مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم عبدالحی صاحب صابر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ محمودہ جمیل صاحبہ بنت مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق سابق مربی انچارج کینیا، بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر، مورخہ ۲۰ اکتوبر ۸۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے کیا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

توسیع اشاعت الفضل

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل رقوم موصول ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان رقوم کے بھیجنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محترمہ حامدہ بیگم صاحبہ بنت گیانی عباداللہ صاحب میامی امریکہ -/۱۰۰ (ایکصد روپے)

	رقم
• کیپٹن ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب نے اپنے والد مکرم ڈاکٹر ملک نیاز محمد صاحب کی طرف سے۔	-/۱۰۰ روپے
• مکرم محمد ابراہیم حنیف صاحب دارالعلوم غربی	-/۱۰۰ "
• محترمہ سعودہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب مغل غازی کالونی راولپنڈی	-/۲۰۰ "
• مکرمہ نذیرہ بیگم عباسی صاحبہ نے اپنے والد مکرم قاضی محمد شفیع صاحب عباسی کی طرف سے۔	-/۱۰۰ "
• مکرمہ سعیدہ افضل صاحبہ اہلیہ مکرم محمد افضل صاحب کھوکھر کیولری گراؤنڈ لاہور۔	-/۱۰۰ "
• مکرم فواد محمود خاں صاحب آف ناروے۔	-/۱۰۰ "
• مکرم حکیم رحمت علی صاحب رچناٹاؤن لاہور۔	-/۲۰۰ "
• مکرم سردار وسیم صاحب یزدانی بلوچ کوٹ قیصرانی۔	-/۵۰۰ "
• محترمہ رضیہ درد صاحبہ ربوہ	-/۱۰۰ "
• مکرم ملک سلیم صاحب (گجرات) سابق ڈپٹی پراجیکٹ ڈائرکٹر ورلڈ فوڈ پروگرام۔	-/۱۰۰ "

موصیان اور تعلیم القرآن

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا

"چونکہ وصیت کا یا نظام وصیت کا یا موصی صاحبان کا قرآن کریم کی تعلیم، اس کے سیکھنے اور اس کے سکھانے سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

دشمن کی موت سے خوش نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم محررین کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں۔ جو دینی کاموں میں شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ برائے کارکنان درجہ اوّل

گریجوئیٹ یا اس سے زائد تعلیمی قابلیت رکھنے والے امیدوار

۱۔ پانچ ارکان ۲۔ نماز با ترجمہ ۔ نماز جنازہ ۔ خطبہ ثانیہ (عربی) دعائے قنوت ۔ ۱۰۰/۱ شعار زبانی درثمین ۔ ۳۔ قرآن مجید ناظرہ مکمل پانچ پارے با ترجمہ ۔ ۴۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں عام معلومات۔ برکات الدعا ۔ کشتی نوح ۵۔ دینی معلومات تاریخ خلفائے راشدین تک۔ ۶۔ انگریزی بمطابق معیار گریجوئیٹ حساب بمطابق معیار میٹرک۔ ۷۔ حدیث الآداب ۔ حدیث الاخلاق ۔

۲۔ برائے کارکنان درجہ دوم

مولوی فاضل ۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر کم از کم ۱۸ سال ۔

۱۔ پانچ ارکان ۲۔ نماز با ترجمہ ۔ نماز جنازہ ۔ دعائے قنوت ۳۔ قرآن مجید ناظرہ مکمل ۔ پہلا پارہ با ترجمہ ۔ درثمین اردو ۲۰/۱ اشعار زبانی ۴۔ کشتی نوح برکات الدعا ۵۔ انگریزی حساب بمطابق میٹرک ۶۔ عام دینی معلومات ۔ ۷۔ حدیث الآداب ۔

نوٹ :۔ ۱۔ درخواستیں ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء تک تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول اور صدر و امراء کی تصدیق سے بھجوائیں۔
تحریری امتحان مورخہ ۸ نومبر ۱۹۸۹ء بروز بدھ بوقت ۹ بجے صبح ہوگا اور انٹرویو ۱۱ نومبر بروز ہفتہ بوقت گیارہ بجے صبح ہوگا۔
۲۔ تحریری امتحان بیت المبارک میں اور انٹرویو دفتر نظارت دیوان میں ہوگا۔ تحریری امتحان پاس کرنے والوں کا انٹرویو لیا جائے گا۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ۔ ربوہ)

بفضلہ تعالیٰ ایک عرصے سے بڑی کامیابی کے ساتھ
ٹیلیویژن VCR سروسنگ ٹریڈ میں ایک مستند ڈپلومہ ہولڈر ٹیکنیشن کی
زیرِ نگرانی احباب کی خدمت میں سرگرم

شالیمار ٹی وی سنٹر
انس مارکیٹ
ربوہ

• جماعتی وڈیو کیسٹ
• تقریبات کی وڈیو فلم وغیرہ
• ٹیلیویژن، VCR
کی ریپئرنگ کیلئے
صرف وسیع النظر حضرات تشریف لائیں

المشتھر: قمر احمد، مظفر احمد نجم

خبریں

ملکی خبریں

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میری حکومت کو تحریک عدم اعتماد سے کوئی خطرہ نہیں ہم ہر چیلنج کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہم موجودہ جمہوری نظام کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے جب ووٹنگ ہوگی اپوزیشن کا پول کھل جائیگا۔

• قومی اسمبلی میں عدم اعتماد کی تحریک باضابطہ طور پر جمعرات ۲۶ اکتوبر کو پیش ہونے کی توقع ہے۔ قواعد کے تحت تحریک پیش ہونے کے دن سے لے کر پہلے تین روز تک اس پر ووٹنگ نہیں ہوگی تاہم سات دن کے اندر اندر اس پر ووٹنگ ہوگی۔ عدم اعتماد کی تحریک کو منظور یا مسترد کرنے کا فیصلہ زبانی ووٹ یا کسی بھی فریق کی جانب سے رائے شماری کے مطالبہ پر رائے شماری ہونے سے ہوگا۔ اسمبلی کا اجلاس اس تحریک کو نمٹائے بغیر ملتوی نہیں کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ یہ ووٹنگ خفیہ طریق پر ہوگی۔

• وزیر اعظم کے افسر بکار خاص خالد احمد نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد نے اپنے ارکین کو برائٹ لینڈ ہوٹل مری، شالیمار ہوٹل لاہور اور شالیمار ہوٹل راولپنڈی میں بند رکھا ہے تاکہ وہ باہر نکل کر پیپلز پارٹی سے نہ مل جائیں۔

• ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم نے معاہدہ توڑا ہے اعلان جنگ نہیں کیا امید ہے کہ ہم پر قیامت نہیں توڑی جائے گی۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون: گھر ۔ ۴۳۱ آفس ۵۲۱

غیر ملکی خبریں

• مشرقی جرمنی کے نئے صدر مسٹر ایڈون کیرنز نے اپنے شہریوں کو سفر کی مزید سہولتیں دینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سال کے اندر ایک نیا قانون پاس کیا جائے گا جس کے تحت ہر شہری کو پاسپورٹ ملے گا۔ اور ویزا ملنے کی صورت میں وہ کسی بھی ملک جا سکے گا۔ مشرقی جرمنی کے مظاہرین سفری سہولتوں کے علاوہ آزادانہ انتخابات کے مطالبے بھی کر رہے ہیں۔

• مغربی جرمنی کے سربراہ چانسلر کوھل نے کہا ہے کہ وہ مشرقی جرمنی کے صدر سے ملنے کو تیار ہیں۔ لیکن اس ملاقات کی پوری تیاری ہونی چاہیئے اور توقع ہے کہ پہلے دونوں رہنما ٹیلیفون پر بات کریں گے۔

• امریکہ میں ایک عیسائی مبلغ کو فراڈ کے الزامات میں ۴۵ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ یہ رہنمائی وی پر اپنے پیروکاروں سے خطاب کرتے تھے۔ ان پر ۵ لاکھ ڈالر جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔ ان پر مختلف نوعیت کے ۲۴ الزامات ہیں۔

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۸۴۴، ۹۰۶، ـــ، ۳۱۰۲۶، ـــ